Agnes Grey

Anne Bronte

ایگنس گرے

این برونٹے

سید عرفان علی

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com

برونٹے سسٹرز کے عظیم شاہکار

جین ایئر

ودرنگ ہائٹس

ایگنس گرے

ٹے ننٹ آف وائلڈ فیل ہال

پروفیسر

تاریخ ساز ادب

این برونٹے برونٹے سسٹرز

No.	Major Periods	Highlights
1.	**The Classical Period** (1200 BCE-455 BCE)	Homeric or Heroic Period (1200-800 BCE) Classical Greek Period (800-200 BCE) Classical Roman Period (200 BCE-455 BCE) Patristic Period (c.70 CE-455 CE)
2.	**The Medieval Period** (455 CE-1485 CE)	The Old English (Anglo-Saxon) Period (423-1066 CE) The Middle English Period (c.1066-1450 CE)
3.	**The Renaissance and Reformation** (1485-1660 CE)	Early Tudor Period (1485-1558) Elizabethan Period (1558-1603) Jacobean Period(1603-1625) Caroline Age (1625-1649) Commonwealth Period/ Puritan Interregnum(1649-1660)
4.	**The Enlightenment (Neoclassical) Period** (1660-1790 CE)	Restoration Period (1660-1700) The Augustan Age (1700-1750) The Age of Johnson (1750-1790)
5.	**The Romantic Period** (1790-1830 CE)	Romantic poets & Gothic writings
ہم وکٹورین دور میں پہنچ گئے۔ 1847 میں این برونٹے نے ایگنس گرے لکھا		
6.	**The Victorian Period and the 19th Century (1832-1901 CE)**	**Sentimental Novels & Intellectual Movements like Aestheticism and the Decadence.**
7.	**The Modern Period** (1914-1945 CE)	Modernist Writers, Realism, etc.
8.	**The Postmodern Period** (1945 – onward)	Metafiction, Multiculturalism, Magic Poetry, etc.

ایگنس گرے

میرا نام ایگنس گرے اور میرے والد صاحب کا نام رچرڈ گرے ہے۔

وہ علاقے کے پادری تھے بہت نیک اور اچھے انسان۔ ہر شخص ان کی تعریف کرتا۔

ان کی آمدنی کم تھی غریب تھے۔ جب کہ میری امی کا خاندان بہت امیر۔

میری امی نے میرے ابو سے محبت کی اور گھر والوں کی مخالفت کے باوجود بھی شادی کرلی۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی جائیداد کا حصہ بھی ان کی بہن کو دے دیا گیا۔

ہر قسم کی دولت اور آسائش کو چھوڑ کر وہ اپنے غریب شوہر کے ساتھ رہنے لگیں۔ مگر حقیقت تو یہ تھی کہ غربت کے باوجود میرے امی اور ابو دنیا میں سب سے زیادہ خوش رہنے والے لوگوں میں سے ایک تھے۔ میری امی نے ابو سے کبھی بھی کسی چیز کی فرمائش نہیں کی اور کہتیں کہ ان کے پاس تو دنیا کی ہر شے اور خوشی موجود ہے۔ میرے چھ بہن بھائی تھے مگر صرف میں اور میری بہن میری زندہ رہے۔ کیونکہ میں گھر میں سب سے زیادہ چھوٹی ہوں اس لیے ہر کوئی مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسکول جانے کے بجائے ہم دونوں بہنوں نے اپنی تعلیم بھی گھر پر اپنی امی جان سے حاصل کی۔ ہمارا ادھر ادھر آنا جانا تو بہت کم ہوتا مگر امی جان ہمیں دنیا کے بارے میں کہانیاں سناتیں۔

امیر لوگوں کی بڑے اور شاندار گھروں کی جب کہانیاں سنتی تو دل میں خیال آتا کہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں ان لوگوں کو قریب سے دیکھوں۔

میرے ابو کو اس چیز کا بہت زیادہ خیال تھا کہ میری امی جان ان کے لیے سب کچھ چھوڑ کر آئی ہیں اس لیے ہمیشہ ان کا بہت زیادہ خیال کرنے کی کوشش کرتے۔ ابو جان کو اندازہ تھا کہ امی جان پہلے بہت اچھی زندگی گزارتی تھیں اب روپے کی کمی ہے اس لیے بہت زیادہ محنت کر کے زیادہ کمائی کرنے کی کوشش کرتے۔

ہمیشہ سوچا کرتے کہ کس طرح آمدنی کو زیادہ کیا جا سکتا ہے۔

ان کا ایک دوست بحری جہاز پر مختلف سامان کو دوسرے ممالک میں لے کر جاتا وہاں پر فروخت کرتا اور اس طرح کافی کمائی ہوتی۔ اس نے میرے ابو جان کو بھی کہا کہ اگر وہ اپنے پیسوں سے چیزیں خرید کر دیں تو انہیں دوسرے ملک میں بیچ کر بہت زیادہ منافع کمایا جا سکتا ہے۔ میرے والد صاحب نے اس پر اعتبار کیا اور جتنی رقم ان کے پاس موجود تھی اس کے

حوالے کر دی۔ ہم سب رات کو ایک ساتھ بیٹھے اس بارے میں بات کی اور بہت خوش ہوئے کہ جلد ہی ہمارے پاس بہت

بھی۔ ابو جان کا دوست بھی ڈوب چکا تھا اور ہماری تمام رقم بھی۔ والد صاحب کی حالت بہت خراب تھی۔ انہیں اندازہ تھا کہ وہ کتنی بڑی مشکل میں پھنس چکے ہیں۔ مگر ان حالات میں بھی میری امی نے ہمت نہیں ہاری اور سب کو ہمت اور ایسا احساس دلاتیں کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ میں اگرچہ چھوٹی تھی مگر اپنے ابو کی پریشانی کو محسوس کر چکی تھی۔ میں نے یہ بھی محسوس کر لیا کہ ابو جان نے یہ حادثہ دل پر لیا ہے اور اب بیمار رہنے لگے ہیں۔ دراصل انہیں امی جان سے بہت زیادہ محبت تھی اور چاہتے تھے کہ کاروبار میں کامیابی کے بعد ان کے لئے بہت اچھی زندگی گزارنے کا بندوبست کریں۔

مگر ضروری نہیں کہ ہر چیز کا نتیجہ ہماری خواہشات کے مطابق ہی نکلے۔

کہاں والد صاحب سوچتے تھے کہ ایک اچھی زندگی گزار لیں گے اور کہاں ہمیں اپنا اکیلا گھوڑا بیچنا پڑا۔ اپنے ایک ملازم کو بھی فارغ کرنا پڑا اور اب چھوٹی سے چھوٹی چیز میں بھی پوری بچت کرنے کی کوشش کرتے۔ میں پوری کوشش کرتی کہ ہر چیز میں اپنی امی جان کا ہاتھ بٹاؤں مگر پیاری امی جان اس چیز کی اجازت نہ دیتیں۔ جب اپنی بڑی بہن سے یہی بات کہتی ہے تو وہ بھی جواب دیتی کہ تم بہت چھوٹی ہو کھیلو کو دو آرام کرو۔

امی اور میری بڑی بہن اب مسلسل کام کرتے تاکہ کچھ کمائی کرنے کے بعد ابو جان کی مدد کی جا سکے۔

میں اگرچہ چھوٹی تھی مگر ہمیشہ سوچتی رہتی کہ اس برے وقت میں اپنے گھر والوں کی کس طرح مدد کر سکتی ہوں اور ایک دن اپنی امی جان سے کہہ دیا کہ میں گورنس کی نوکری کرنا چاہتی ہوں۔ امی جان نے تو کوئی جواب نہیں دیا مگر بڑی بہن نے یہ سنا تو حیران پریشان رہ گئی۔ میں نے کہا کہ میں اتنی بڑی ہو چکی ہوں کہ چھوٹے بچوں کو پڑھا سکتی ہوں۔ بچے تو ویسے بھی مجھے بہت اچھے لگتے ہیں۔ یہ تو میرے لئے ایک دلچسپی کا کام ہو گا۔ میری امی نے مجھے کہا کہ تم تو ابھی خود بہت چھوٹی ہو اور یہ کام بہت مشکل۔ میں نے کہا کہ میں اٹھارہ سال کی ہو چکی ہوں چھوٹی تو نہیں ہوں۔ والد صاحب کو بھی جب اس چیز

کا پتہ چلا تو انہوں نے بھی کہا کہ میں بہت چھوٹی ہوں۔ جب دیکھا کہ کسی نے بھی مجھے اس چیز کی اجازت نہیں دینی تو

مجھے یقین تھا کہ یہ کر سکتی ہوں اس لئے چند دن بعد دوبارہ اپنے گھر والوں سے اجازت مانگی۔

میری بہت زیادہ خواہش کو دیکھتے ہوئے وہ بالآخر راضی ہو گئے۔

ہمارے دور کے رشتہ داروں نے کہا کہ مسز بلوم فیلڈ جن کے گھر کا نام ویل ووڈ ہے انہیں اپنے بچوں کے لئے ایک گورنس کی ضرورت ہے۔ میرے گھر والوں نے کہا کہ بیس پاؤنڈ سالانہ کی رقم بہت کم ہے اور مجھے یہ نوکری نہیں کرنی چاہیے۔ مگر وہ جانتے تھے کہ میں کم عمر ہوں ناتجربے کار ہوں تو یہ نوکری قبول کر لی۔ دل چاہتا تھا کہ فوری طور پر وہاں پہنچ جاؤں مگر ستمبر تک انتظار کرنا پڑا۔ اس دوران میرے نئے کپڑے تیار ہوئے میرا سامان بھی پیک کر دیا گیا۔

اپنے امی ابو اور بہن کو خدا حافظ کہا اپنی بلی کو بھی پیار کیا۔ ترجمہ سید عرفان علی ڈوٹ کوم

پہلے تو مجھے نوکری کرنے کی بڑی خواہش تھی دور جانے کی خوشی تھی مگر اب اپنے گھر کو چھوڑنے کا سنجیدگی سے سوچا تو پریشان ہو گئی۔ پھر سوچا کہ جو ہو گا دیکھا جائے گا اب تو یقینی طور پر جانا ہی پڑے گا۔ جب سب گھر والوں کو خدا حافظ کہنے کے بعد گھوڑا گاڑی پر سفر شروع کیا تو میں بہت زیادہ رو رہی تھی۔

موسم بہت ٹھنڈا تھا اور طویل سفر کے بعد میں اس شاندار گھر میں پہنچ گئی۔ مسز بلوم فیلڈ اس کی مالک تھیں۔ جب اتنے بڑے گھر کے اندر داخل ہو رہی تھی تو پریشانی میں سوچنے لگی کہ کیا میں واپس اپنے گھر چلی جاؤں۔ پھر سوچا کہ جو ہو گا دیکھا جائے گا بچوں کو ہی تو پڑھانا ہے ہو سکتا ہے ان کی والدہ کی عادت بھی اچھی ہو۔

مسز بلوم فیلڈ سے ملاقات ہوئی جو لمبے قد کی سنجیدہ خاتون تھیں۔ مجھے میرا کمرہ دکھایا گیا اور پھر کھانے پر بلا لیا گیا۔ مسز بلوم فیلڈ نے مجھ سے مختلف سوالات کیے پھر تعارف کے لیے بچوں کو بلا لیا گیا۔ مسز بلوم فیلڈ کہنے لگی کہ بچے بہت ذہین ہیں انہیں پڑھنے کا بھی بہت زیادہ شوق ہے اور لڑکا تو واقعی پڑھنے کی بہت زیادہ خواہش رکھتا ہے۔ ہاں اس کی بہن میری این

پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ٹوم بلوم فیلڈ سات سال کا خوبصورت لڑکا تھا اس کی بہن اس سے ایک سال چھوٹی تھی۔

انہیں ٹھیک کر دوں گی۔

رات کے بعد مسز بلوم فیلڈ نے مجھے تسلی دی اور بتایا کہ میرے کیا فرائض ہیں اور مجھے کیا کچھ پڑھانا ہے۔ جب بستر پر گئی تو سوچنے لگی کہ کاش میں مسز بلوم فیلڈ کو پسند کرتی مگر وہ مجھے بالکل پسند نہیں آئی تھیں بلکہ دراصل ان سے تھوڑی سی خوفزدہ بھی تھی۔

دوسرے دن صبح اٹھی تو بہت خوش تھی کہ آج میں نے بچوں کو پڑھانا ہے۔ مگر میں جو کچھ سوچ رہی تھی اس سے بالکل برعکس ہو رہا تھا۔ ٹوم جو بہت تیز طرار نظر آتا تھا پڑھائی کرتے ہوئے بالکل سست ہو چکا تھا اور اس کی بہن کا تو شاید پڑھنے کا بالکل بھی ارادہ نہیں تھا مسلسل کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی۔ میں اپنی پوری کوشش کے باوجود انہیں بہت تھوڑا ہی پڑھا سکی۔ پڑھائی ختم ہوئی تو انہوں نے کہا آئیں میں آپ کو اپنے باغ کی سیر کراتا ہوں۔ میں نے کہا کہ باہر بارش ہونے والی ہے تو بچے نے کہا کہ آپ کو لازمی طور پر ہمارے ساتھ جانا پڑے گا۔ اگرچہ اس کا لہجہ اور بات کرنے کا انداز ٹھیک نہیں تھا مگر میں نے سوچا کہ بات بڑھانا بہتر نہیں ہے۔ میں باغ میں گئی تو وہ مجھے اس کے ایک کونے میں لے گیا جہاں اس نے پرندوں کو پکڑنے کے لیے مختلف چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ بتانے لگا کہ پرندوں کے پر جب ان کے جسم سے علیحدہ کرتا ہے تو اسے بہت خوشی ہوتی ہے اور اپنے چاقو سے انہیں مارتا ہے۔ میں بچے کی یہ باتیں سن کر سخت پریشان ہو چکی تھی اور اسے کہا کہ یہ تو بہت غلط کام ہیں۔ اس نے غصے سے جواب دیا کہ ابو جان بھی ان چیزوں کو پسند کرتے ہیں اور انہوں نے بتایا کہ جب وہ چھوٹے تھے تو ایسے ہی کام کرتے تھے۔ میں نے پھر اسے پیار سے سمجھایا کہ ایسے غلط کام نہیں کرنی چاہئیں۔ پانی کے قریب گئے تو دونوں بچے وہاں پر بڑے پتھر پھینکنے لگے جس سے ان کے کپڑے گیلے اور گندے ہو گئے۔ میں انہیں منع کرتی رہی مگر انہوں نے میری بات بالکل نہیں سنی۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی گھوڑے پر سوار وہاں پر آیا۔

وہ بچوں کے والد تھے مسٹر بلوم۔ میرے قریب آئے اور کہنے لگے کہ آپ وہی ہیں جو بچوں کو تعلیم دیتی ہیں۔ کیا ایسے ہی

کھانے کے بعد دوبارہ میں نے انہیں دیکھا۔ تیس چالیس سال عمر ہوگی چھوٹا قد دبلے پتلے۔ کھانے کے دوران بھی ان کا مزاج مسلسل خراب رہا۔ ملازموں کو کہتے رہے کہ انہیں کھانا پکانا نہیں آتا اور اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ وہ گھر کی دیکھ بھال کرنا نہیں جانتی۔ بیوی نے بھی لڑائی کے انداز میں انہیں جواب دیئے۔ بچوں کے ساتھ جب میں وہاں سے آنے لگی تو خوشی محسوس کر رہی تھی کہ خراب ماحول سے جان چھوٹی۔ ایسے لوگ اور گفتگو میں پہلی دفعہ دیکھ اور سن رہی تھی۔ بچوں کو میں نے دوبارہ پڑھانے کی کوشش کی مگر مکمل طور پر ناکام رہی۔ اکیلے میں اپنے والدین کو خط لکھنے بیٹھی مگر اس وقت بچے آگئے۔ ان کے ساتھ کھیلتی رہی جب وہ سوگئے تو دوبارہ خط لکھنا شروع کیا۔ بستر پر گئی اور اتنی تھکی ہوئی تھی کہ فوری طور پر سوگئی۔

میں سمجھ چکی تھی کہ ان بچوں کو میں نہیں پڑھا رہی بلکہ یہ بچے مجھے پڑھا رہے ہیں۔ وہ تو پڑھنا بالکل بھی نہیں چاہتے تھے۔ اپنی کرسی دروازے کے ساتھ لگانی پڑتی تاکہ وہ کمرے سے باہر نہ جاسکیں۔ مگر مجھے زبردستی وہاں سے ہٹا کر باہر چلے ہی جاتے۔ میری این اپنے بھائی سے زیادہ بدتمیز تھی۔ اگر میں زیادہ پڑھائی کا کہتی تو زمین پر لیٹ جاتی اور زور زور سے چیخیں مارنے لگتی۔ جب تک کھانے کا وقت نہ ہوتا اس وقت تک لیٹی رہتی اور بعد میں ہنستی ہوئی بھاگ جاتی۔ بچے اتنی خراب حالت میں کھانے کی میز پر پہنچتے کہ ان کی ماں مجھے غصے سے دیکھتی اور باپ میرے لیے طنزیہ الفاظ ادا کرتے۔ میں تو پورے خلوص سے انہیں بڑھانا چاہتی تھی اس لئے یہ باتیں سن کر بہت پریشان ہو جاتی۔ اس مسئلے پر کافی دیر سوچتی رہی اور پھر فیصلہ کیا کہ ایک تو مجھے بہت زیادہ برداشت کی ضرورت ہے اور دوسرے سختی کرنے کی۔ مگر ان بچوں نے مجھے مکمل طور پر ناکام کر دیا۔ ایک دن جب باہر بہت برف باری ہو رہی تھی سرد موسم تھا میں بچوں کو پڑھانے کی کوشش کر رہی تھی تو بچی نے میری کتابیں آگ میں پھینک دیں۔ میں انہیں آگ سے نکالنے گئی تو ٹوم نے میرا دوسرا سامان اور

خطوط کھڑکی سے باہر پھینک دیے اور فوری طور پر کمرے سے باہر گھر چلے گئے جہاں برف باری ہو رہی تھی۔ میں حیران پریشان کھڑی سوچ رہی تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اسی وقت پیچھے سے بچوں کے باپ کی آواز آئی کہ یہ سب کچھ تو نا قابل برداشت ہے۔ بچوں سے کہا کہ فوری طور پر ادھر آؤ ورنہ تمہاری مرمت کر دوں گا اور وہ اندر آ گئے تو مسٹر بلوم نے مجھ سے کہا کہ سختی سے انسان بات کرے تو پھر کام بنتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ میں جانتی ہوں کہ سختی سے مار سے بچوں کو

بعد میں میں نے میاں بیوی کو اس بارے میں بات کرتے ہوئے سنا تو بیوی کہنے لگی کہ مجھے یہ لڑکی ٹھیک نہیں لگ رہی۔
اس کے بعد میں نے دیکھا کہ مسٹر بلوم فیلڈ پڑھائی کے دوران بچوں کو دیکھنے آتے تھے مگر ہمیشہ بچے شرارتوں میں ہی مصروف ہوتے۔ مجھ پر طنزیہ جملے کستے۔ اگر میں بچوں پر سختی کرتی تو کہا جاتا کہ سختی کرنا بہت بری بات ہے اور نرمی سے بات کرتی تو کہتے کہ سختی کرنی چاہیے۔

ایک دن ٹوم پرندوں کا گھونسلا لے آیا۔ اپنی بہن کو کہنے لگا کہ یہ تمام بچے میرے ہیں میں ان کی ٹانگیں جسم سے جدا کروں گا۔ انہیں ہاتھ مت لگاؤ۔ میں نے بچے کو پیار سے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ اپنی ضد پر اڑا رہا۔ میں نے زبردستی گونسلہ اس سے لیا اور دور جھاڑیوں میں جا کر رکھ دیا بچے کے چیخنے چلانے کی آوازیں مجھے آتی رہیں۔ پھر اپنے والد سے میری بہت زیادہ شکایتیں کرنے لگا جنہوں نے جواب دیا کہ بچے پریشان نہ ہو میں تمہیں دوسرے پرندے کے بچے لا دوں گا تمہارا جو دل چاہے گا ان کے ساتھ کرو۔ میں سخت غصہ محسوس کر رہی تھی اور کہنے لگی کہ جو بچے آپ لے کر آئیں گے میری کوشش ہوگی کہ انہیں بھی تکلیف نہ پہنچنے دوں۔ وہ مجھے غصے سے دیکھتے ہوئے بچوں کو ساتھ لے کر چلے گئے۔

گھر میں مسز بلوم فیلڈ نے مجھے بہت غصے سے کہا کہ بچوں کو تفریح سے روکنا کتنی بری بات ہے۔ میں نے جواب دیا کہ کھیل میں بھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ انسانوں کے بارے میں تو کہا جا سکتا ہے مگر جانوروں اور پرندوں کے ساتھ تو کھیلا جا سکتا ہے اور میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ کا رویہ میرے بچوں کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔

میں بہت نرم آواز میں جواب دے رہی تھی مگر مجھے کہہ دیا گیا کہ میں بچوں کو صحیح طریقے سے پڑھانے میں ناکام ہو چکی

اپنے گھر واپس آئی اور بہت سکون سے کچھ مہینے گزارے پھر کسی نئی جگہ نوکری کی تلاش شروع کر دی۔ ہورٹن لوج میں مسز مورے کے پاس مجھے ملازمت تو مل گئی مگر یہ میرے گاؤں سے ستر میل کے فاصلے پر تھا۔ اپنے گھر سے پہلی مرتبہ اتنی دور میں جا رہی تھی۔ میں نئی دنیا کو دیکھ کر خوش تھی۔ یہاں پر میرے سٹوڈنٹ بھی کچھ بڑی عمر کے تھے اور اب مجھے اسی پاؤنڈ سالانہ کی بڑی رقم ملنی تھی۔ میں سوچ رہی تھی کہ اب اپنے گھر والوں کی مدد کر سکوں گی۔ جب میں اس جگہ پہنچی تو شدید برف باری ہو رہی تھی۔ میری پہلی شاگرد مے ٹلڈا چودہ سال کی تھی اور دوسری روزے لی سولہ سال کی۔ مجھے میرا کمرہ دکھایا گیا جہاں ملازمہ کھانا لے کر آئی۔ میں تنہائی محسوس کر رہی تھی اور اپنے گھر کو یاد کر کے رونے لگی۔ دوسرے دن سے لڑکیوں کو پڑھانا شروع کیا۔ گھر کے مالک مسٹر مورے مجھے کم ہی نظر آتے۔ گھوڑوں کی سیر کرنا بلند آواز سے قہقہے لگانا اور ملازموں کو جھڑکنا ان کی عادات میں شامل تھا۔ ان کی بیوی کی عمر چالیس سال ہو گی جو عام طور پر پھل کھانے میں مصروف رہتیں۔ نئے فیشن کے کپڑے پہننا اور پارٹیوں میں جانا انہیں بہت پسند تھا۔ مجھ سے پہلی ملاقات کرتے ہوئے وہ مجھے پوری طرح نظر انداز کرتے ہوئے کہنے لگی کہ بچیوں کے ساتھ رویہ بہت اچھا رکھنا ہے۔ میری بڑی شاگرد روزے لی زیادہ خوبصورت تو نہیں تھی مگر اپنے اوپر بہت توجہ دیتی اور سمجھتی تھی کہ جلد ہی کسی امیر آدمی سے اس کی شادی ہو جائے گی۔ جبکہ چھوٹی مے ٹلڈا اپنی بہن کے برعکس اپنے اوپر بالکل بھی توجہ نہیں دیتی تھی۔ اپنے چھوٹے سے گھوڑے پر سیر کرنے میں مصروف رہتی۔ اس کا دھیان بالکل بھی پڑھائی کی طرف نہیں تھا۔ میں نے اسے پڑھانے کی کوشش کی مگر پھر دیکھا کہ اگر اسے کچھ کہتی ہوں تو اس کی ماں ناراض ہوتی ہے اس لئے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔ جب ان کا دل چاہتا پڑھنا شروع کر دیتیں اور جب دل چاہتا اٹھ جاتیں۔ وہاں کے ملازموں نے دیکھا کہ میری کوئی اہمیت نہیں ہے تو میری عزت کرنا چھوڑ دی۔ میں ہر چیز کو برداشت کرتی رہی اور آہستہ آہستہ چیزیں بہتر ہونا شروع ہو گئیں۔

لڑکیوں کا رویہ بھی میرے ساتھ بہتر ہو گیا۔ بلوم فیلڈ سے یہ گھر ہر لحاظ سے بہتر تھا۔ اتوار کو جب چرچ کے لئے طویل سفر

میری بڑی شاگرد جب اٹھارہ سال کی ہوئی تو اگرچہ اس کی تعلیم مکمل نہیں ہوئی تھی مگر اس کی شادی کے بارے میں سوچا جانے لگا۔ گھر میں ڈانس پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ نزدیک اور دور کے تمام لوگوں کو خاص طور پر آدمیوں کو اس میں شامل ہونے کی دعوت دے دی گئی۔ روزے لی نے ایک دن مجھے کہا کہ مجھے اس کرسمس کی چھٹیاں ان کے پاس ہی گزارنی چاہیے تاکہ ہر کسی پارٹی کا انتظام زیادہ بہتر طریقے سے ہو سکے۔ میں نے کہا کہ میری خواہش ہے کی کرسمس کی چھٹیاں اپنے گھر والوں کے ساتھ گزاروں دوسرے میری بھی بہن کی شادی مسٹر رچرڈ ایک نوجوان پادری سے ہونے والی ہے۔ اس کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ وہ امیر نہیں ہے۔ جس پر وہ حیران ہوئی کہ اگر امیر نہیں ہے تو پھر شادی کیوں کی جا رہی ہے۔ میں سمجھ گئی کہ اس کے نزدیک دولت کی بہت اہمیت ہے۔ میں نے کہا کہ دولت سے زیادہ محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔

کرسمس میں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ گزاری اور جب واپس آئی تو بڑی بہن نے مجھے بہت مزے سے رقص کی دعوت کے بارے میں بتایا جب کہ چھوٹی بہن کو جو نیا چھوٹا گھوڑا تحفے میں ملا تھا اس کے بارے میں خوش ہو کر بتاتی رہی۔ روزے لی نے خوش ہو کر بتایا کہ بہت امیر اور خوبصورت مردوں نے اس کی طرف بہت زیادہ توجہ دی۔ مگر اسے ایک چالاک آدمی بہت اچھا لگا ایسے آدمی کے ساتھ زندگی گزارنا کتنا مزے دار رہے گا لیکن حقیقت میں تو میں شادی کرنا ہی نہیں چاہتی۔ انسان کو چاہیے کہ لوگ اسے پسند کرتے رہیں اور وہ شادی سے انکار کرتا رہے۔ میں اس کی سوچ پر حیران تھی اور پھر اتوار کے دن وہ اس لیے خوش ہو کر چلی گئی کہ چرچ میں ایک نیا نوجوان شامل ہوا ہے جو کسی عورت کی طرف بھی توجہ نہیں دیتا۔

اپنی شاگردوں کے ساتھ میں غریب ملازموں کے گھر بھی جاتی تاکہ انہیں ضروریات کی چیزیں مہیا کی جائیں۔ وہاں کچھ

وہ بہت اچھے انسان ہیں میرے پاس آتے ہیں اور مجھ سے بہت ہمدردی سے گفتگو کرتے ہیں۔ بلکہ وہ تو ہر غریب کے گھر میں جاتے ہیں اپنے پیسوں سے سب کی مدد بھی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں جب سے اس علاقے میں آئی تھی تو امیر اور اہم لوگوں کو صرف پارٹیوں فیشن اور فضول باتوں میں ہی مصروف دیکھا تھا پہلی مرتبہ کسی ایسے شخص کے بارے میں سن رہی تھی جو سنجیدہ معاملات کی طرف توجہ دے رہا تھا۔ میری بھی خواہش ہوئی کہ ایسے شخص سے ملاقات کروں۔

چرچ میں اسے خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ قابل انسان لگ رہا تھا۔ نا ہی خوبصورت تھا اور بدصورت بھی نہیں بس ٹھیک تھا۔

لیکن سمجھ چکی تھی کہ یہ واقعی دل کا سخی اور ہمدرد انسان ہے اور اس کے بارے میں مزید جاننے کی خواہش پیدا ہوئی۔

بوڑھی بیوہ عورت نینسی براؤن سے ملنے گئی تو پتہ چلا کہ اسکی بلی کئی دنوں سے لاپتہ ہے۔ میں نے اسے تسلی دی کہ کہیں شکار کرنے گئی ہوگی اور واپس آجائے گی۔ اسی وقت دروازے میں دستک ہوئی اور مسٹر ایڈورڈ ویسٹن چرچ کے وہی نیک انسان اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں بلی موجود تھی وہ بلی کو تلاش کرنے کے بعد اور اس کی مالکن اسے دوبارہ حاصل کرنے کے بعد دونوں بہت خوش تھے۔ مسٹر ایڈورڈ ویسٹن نے مجھے کچھ دیر رکنے اور باتیں کرنے کے لئے کہا اور بتانے لگے کہ بلی کو کیسے تلاش کیا۔ کچھ دیر کے بعد کہا کہ ایک اور قریبی ہمسائے سے ملنا ہے اور خدا حافظ کہہ کر چلے گئے۔

مجھے یہ ملاقات بہت اچھی لگی۔

روزے لی میری بڑی شاگرد کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ کس طرح دنیا کے تمام مردوں کو اپنے عشق میں گرفتار کر دے۔ ہر اتوار کو خاص طور پر چرچ اسی لیے جاتی کہ اس کے چاہنے والے وہاں پر موجود ہوں گے۔ ایک دن میں ان کے ساتھ واپسی کر رہی تھی کہ راستے میں خوبصورت پھول کھلے ہوئے نظر آئے۔ ایسے ہی پھول میرے پیارے گھر میں بھی موجود ہوتے تھے۔ میں ان کو توڑنے کے لئے اوپر کی جانب چڑھنا شروع ہوئی مگر وہ مشکل راستہ تھا۔ مسٹر ویسٹن نے یہ دیکھا تو

خود پھول وہاں سے توڑ کر میرے حوالے کر دیئے۔ میں حیران تھی کہ مجھ جیسی غیر اہم لڑکی کے لیے انہوں نے یہ کام کر

انہیں دیکھ کر مجھے اپنے گھر والے یاد آ گئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ کا گھر ہے جہاں محبت کرنے والوں کے درمیان آپ ایک دن واپس جا سکتی ہیں۔ میں نے کہا کہ ایسا ہی ہے اور اپنے گھر والوں کے بارے میں سوچ کر میرا دل خوش ہو جاتا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ جن سے کوئی محبت کرنے والا نہیں ہوتا وہ بھی اس چیز کے عادی ہو جاتے ہیں۔ مجھے دیکھیں نہ میرے ماں باپ ہیں نہ ہی کوئی گھر ہے کرائے کے ایک کمرے میں رہتا ہوں مگر پھر بھی خوش ہوں۔ دوسروں کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور ان کی خوشی میں ہی خوشی تلاش کر لیتا ہوں۔ ان سے جدا ہونے کے بعد بھی میں ان کے بارے میں سوچتی رہی کہ کس قدر حساس اور دوسروں کا خیال کرنے والے شخص ہیں۔ اس چیز کا افسوس بھی ہوا کہ ان کے نہ ماں باپ تھے اور نہ گھر اور شاید اسی وجہ سے اتنے سنجیدہ رہتے ہیں۔ پھر سوچنے لگی کہ انہیں انہی کی طرح کی ایک اچھی بیوی مل جائے گی تو ان کی تنہائی دور ہو جائے گی۔ ایک دن ان کا اپنا گھر ہو گا اور ایک خوشیوں بھری زندگی بسر کریں گے۔ جو پھول انہوں نے توڑ کر دیئے تھے وہ اپنے کمرے میں سجا لئے اور جب وہ مرجھا جاتے تو انہیں اپنی کتابوں کے درمیان رکھ دیتی۔

میری دونوں شاگرد لڑکیوں کی توجہ پڑھائی سے زیادہ دوسری چیزوں کی طرف رہتی تھی۔ ایک دن بڑی شاگرد سیر کرنے چلی گئی اور چھوٹی اپنے گھوڑے پر سیر کر رہی تھی اپنے کتے کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ ایک کتا جسے وہ پسند نہیں کرتی تھی وہ میرے پیروں کے پاس بیٹھا ہوا تھا کیونکہ میں اس کا خیال رکھتی تھی۔ مسز مورے اندر آئی اور کہنے لگی کہ دونوں بچیاں باہر ہیں تو مجھے بھی ان کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔ اگر میں ان دونوں بچیوں کے ساتھ زیادہ دوستانہ ماحول رکھوں تو وہ میرے ساتھ زیادہ وقت گزارنا پسند کریں گی اور میں دیکھ رہی ہوں کہ روزے لی کی طرف مسٹر ہیٹ فیلڈ ضرورت سے زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے بھی اسی طرف جاتے ہوئے دیکھا ہے جہاں وہ گئی ہے۔ ایگنس آپ کو

اس کا خاص خیال رکھنا چاہیے اس پر دھیان دینا چاہیے۔ ایک اکیلی لڑکی کے لیے کیا یہ مناسب ہے کہ اکیلے سیر کرتی رہے۔ اس طرح تو جس مرد کا دل چاہے گا اس سے بات چیت شروع کر دے گا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی ماں کا خیال بالکل درست تھا کیونکہ روزے لی مسٹر ہیٹ فیلڈ کے ساتھ ہی ہنستے ہوئے گفتگو میں مصروف تھی۔ اس کے انداز عاشقانہ

یہ چیز دیکھ کر دل میں خوشی محسوس کر رہی تھی۔ روزے لی کے کان میں اس نے آہستہ سے کچھ کہا جس پر وہ ہنس پڑی۔ اس کے جانے کے بعد مجھے کہا کہ دیکھیں میں کتنی خوش ہوں۔ میں نے اسے بتایا کہ اس کی امی جان نے مجھے اس کے پاس بھیجا ہے تاکہ کوئی مرد اس کے زیادہ قریب نہ آ سکے۔ ترجمہ سید عرفان علی ڈوٹ کوم۔ اس نے جواب دیا کہ ایک تو میں اتنی بڑی ہو چکی ہوں کہ اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں دوسرے وہ کل مجھے منع کر رہی تھیں کہ مسٹر ہیٹ فیلڈ سے ملاقات نہ کروں۔ وہ سمجھ رہی تھی کہ میں ان سے محبت کرنے لگی ہوں لیکن میں تو ان سے بلکہ کسی بھی آدمی سے محبت نہیں کرتی۔ مجھے محبت وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ سارے آدمی ایک طرح کے ہوتے ہیں اور مجھے کوئی بھی پسند نہیں ہے مسٹر ہیٹ فیلڈ بھی۔ اگر میں وقت گزارنے کے لیے کسی سے گفتگو کر لیتی ہوں اور وہ سمجھنے لگتا ہے کہ اس سے محبت کر رہی ہوں تو میرا کیا قصور ہے۔ بلکہ وہ تو مکمل کنگلے ہیں کوئی دولت نہیں ان کے پاس اچھے خاصے بے وقوف بھی ہیں۔ امی جان کی خواہش ہوتی ہے کہ میں مسٹر ٹومس ایش بی سے باتیں کر لیا کروں مگر وہ تو انتہائی بور کرنے والے انسان ہیں۔ مسٹر ہیٹ فیلڈ ان سے زیادہ دلچسپ ہیں۔ لیکن دراصل شادی تو اس سے کی جا سکتی ہے جس کے پاس دولت ہو اس لیے سٹر ٹومس ایش بی کے ساتھ شادی کا سوچا جا سکتا ہے۔ مسٹر ہیٹ فیلڈ کے پاس ایش بی پارک جیسی بڑی جائیداد بالکل نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ مسٹر ہیٹ فیلڈ کا دل ٹوٹ جائے گا تو وہ کہنے لگی کہ اگر ان کا دل ٹوٹتا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔ چند دن کے بعد روزے لی بہت خوش نظر آ رہی تھی اور مجھے دیکھتے ہی کہا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ مسٹر ہیٹ فیلڈ نے مجھ سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا ہے مگر میں نے انہیں کہہ دیا کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ میرے والدین بھی اس چیز پر رضامند

نہیں ہوں گے۔ میرا جواب سن کر پہلے وہ افسردہ نظر آئے پھر غصے میں کہنے لگے کہ مجھ سے شدید محبت کرتے ہیں اور میں نے ان کا دل توڑ دیا ہے۔ پھر روزے لی نے مجھے کہا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ اس بات کو خفیہ رہنا چاہیے کہ میں نے شادی کی دعوت دی ہے۔ ورنہ کوئی شخص بھی مجھ سے شادی کے لئے رضامند نہیں ہو گا۔ میں نے کہا کہ ٹھیک ہے کسی کو نہیں بتاؤں گی لیکن اپنی امی کو ضرور بتادوں گی تاکہ انہیں اندازہ ہو جائے کہ وہ غلط تھیں کہ میں اس آدمی سے محبت کر رہی تھی۔ روزے لی کے غلط رویہ کی وجہ سے میں سخت حیران پریشان تھی اور اس بات پر بھی کہ اپنی ماں کو غلط ثابت کرنے

بعد میں اپنی بہن سے کہنے لگی کہ میں مسٹر ہیٹ فیلڈ کے ساتھ بہت اچھا وقت گزار رہی تھی کاش وہ شادی کی دعوت نہ دیتے اور ہم اسی طرح ملاقاتیں کرتے رہتے۔ میٹلڈا اس کی بہن نے بھی عقلمندانہ بات کی کہ تمہیں ان سے شادی کر لینی چاہیے تھی تم نے ایک غلط حرکت کی ہے۔ روزے لی نے ہنستے ہوئے کہا کہ دنیا میں بہت سے آدمی موجود ہیں مگر میں دیکھوں گی کل چرچ میں وہ کس طرح اپنا خطبہ دیتے ہیں شاید نہ دے سکیں۔ میٹلڈا نے کہا کہ وہ ایک سنجیدہ انسان ہیں تو اس کی بہن اس سے ناراض ہو گئی۔ دوسرے دن مسٹر ہیٹ فیلڈ نے اپنا خطبہ تو دیا مگر روزے لی اور مورے خاندان کی طرف نظر نہ ڈالی۔ اس نے بات بنائی اور کہنے لگی اس کا مطلب ہے کہ میں ان کے ذہن میں مسلسل موجود تھی۔

روزے لی نے بازار سے خریداری کرنی تھی اور میں اس کے ساتھ تھی۔ سوچ رہی تھی کہ شاید اس کا کسی دوسرے آدمی کو چکر دینے کا ارادہ ہے۔ وہ اپنی سہیلیوں کے پاس تھی تو اچانک مسٹر ویسٹن میرے پاس آ گئے۔ بہت اچھے طریقے سے گفتگو کی اور پوچھا کہ میں کس قسم کی کتابیں پسند کرتی ہوں۔ مجھے ان کی گفتگو اچھی لگ رہی تھی۔ روزے لی آ گئی اور ہم تینوں نے چلنا شروع کیا۔ روزے لی اب ہنستے ہوئے مسلسل ان سے گفتگو کر رہی تھی۔ انداز بھی اچھا نہیں تھا جسے میں نے بہت برا محسوس کیا۔ جب وہ جدا ہو گئے تو تھوڑی دور جا کر کہنے لگی کہ دیکھو اب یہ میرے عشق میں مبتلا ہو چکے ہوں گے

میرے بارے میں سوچ رہے ہوں گے۔ جاتے ہوئے خدا حافظ کہتے ہوئے مجھے جس طرح دیکھا میں سمجھ گئی تھی۔ مگر یہ دوسرے لوگوں سے کم بیوقوف ہیں۔ میں سمجھ چکی تھی کہ یہ لڑکی ایک بہت اچھے سنجیدہ اور دوسروں کا خیال کرنے والے انسان کی زندگی برباد کر سکتی ہے۔ میں پریشان تھی اور اپنے کمرے میں جا کر روتی رہی۔

دوسرے دن موسم بہت خراب تھا شدید بارش ہو رہی تھی مگر میں پھر بھی روزے لی کے ساتھ چلی گئی۔ دراصل وہ مسٹر

کیوں مجھے یہ مسکراہٹ بہت اہم لگی۔ دوسرے دن روزے لی مسٹر ویسٹن سے ملنے میرے بجائے اپنی بہن کو لے کر گئی۔ شام کو مجھے بتایا کہ کافی دیر تک مسٹر ویسٹن کے ساتھ سیر کرتی رہیں اور وہ بہت دلچسپ انسان ہیں۔

روزے لی اور اس کی ماں کی خواہش تھی کہ سر ٹامس ایش بی جو بہت بڑی جائیداد کے مالک ہیں شادی کی دعوت دے دیں اور ایسا ہی ہوا۔ روز لی بے حد خوش تھی کہ ایش بی کی تمام جائیداد کی اب وہ مالک ہو گی۔ لیڈی ایشبی کہلائے گی۔ شادی کی شاندار پارٹی ہو گی اور وہ حسین ممالک میں ایک شاندار ہنی مون منائیں گے۔

کیونکہ شادی چند ہفتوں کے ہی بعد ہونے والی تھی اس لیے اب اس کے پاس بہت کم وقت تھا کہ دوسرے مردوں کو اپنے قریب آنے دے۔ مسٹر ویسٹن سے بھی ملاقات جاری رکھی تا کہ وہ اس کی محبت میں زیادہ سے زیادہ مبتلا ہو جائیں۔

اگرچہ مجھے بہت برا لگ رہا تھا مگر میں اس لئے خاموش رہی کیونکہ شادی کے بعد تو اس نے اپنے شوہر کے ساتھ مصروف ہو جانا تھا۔ مجھے یہ علم بھی ہوا کہ مسٹر ہیٹ فیلڈ بڑے پادری اور مسٹر ویسٹن چھوٹے پادری کے درمیان لڑائی ہو چکی ہے۔ مجھے علم تھا کہ ایسا ہونا ہی تھا کیونکہ دونوں کے مزاجوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ مسٹر ویسٹن اب اس جگہ کو چھوڑ کر ایک نئی جگہ پر جانے والے تھے۔ نہ جانے کیوں یہ خبر سن کر میں بہت پریشان ہو چکی تھی۔ دوسری ایک اور پریشانی یہ تھی کہ میری این میری بہن کے خطوط سے پتا چلتا کہ ابو جان کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ میں اپنے پیارے ابو جان کی خراب صحت کا سن کر بہت ہی زیادہ پریشان ہو چکی تھی۔

روزے لی کی شادی ہوئی تو اور زیادہ مغرور ہو گئی۔ مجھ سے ملی اور کہنے لگی کہ دیکھو میں اب لیڈی ایشبی ہوں۔ اب میں ہنی مون پر جا رہی ہوں ساری دنیا کی سیر کرنے کے لیے۔ مجھے تو وہ بہت بے حس لڑکی لگتی تھی مگر اچانک وہ میرے گلے لگ گئی اور مجھے پیار کیا۔

میرا تو خیال تھا کہ روزے لی کی شادی کے بعد میں کچھ دن سکون کا سانس لے سکوں گی۔ مگر اس کی والدہ نے مجھ سے کہا

گا تا کہ اس میں پختگی اور تہذیب آئے اور شادی کے لئے اپنے آپ کو تیار کر سکے۔ بہت زیادہ پڑھائی کے ساتھ اب اسے میرے ساتھ روزانہ سیر کے لئے بھی جانا تھا۔

ایک دن جب میں اس کے ساتھ سیر کرنے گئی تو مجھے مسٹر ویسٹن نظر آئے۔ انھیں دیکھ کر میرے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی میں پریشان تھی کہ کہیں انہیں یا میٹلڈا کو میرے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ سے شک نہ ہو جائے۔ میٹلڈا اسے بہت اچھے انداز میں انہوں نے اس کی بہن کے بارے میں پوچھا بہن نے جواب دیا کہ شادی کے بعد اپنے گھر میں بہت خوش ہے پھر انہیں خاموشی سے غور سے دیکھنے لگی کہ کہیں وہ اس کی بہن سے محبت تو نہیں کرتے تھے۔ مسٹر ویسٹن نے بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے خلوص کے ساتھ اسے مستقبل کی خوشیوں کے لیے دعائیں دیں۔

کچھ دیر کے لیے میں اور مسٹر ویسٹن جب اکیلے تھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا روزے لی واقعی خوش رہ سکتی ہے اس گھر میں۔ جس پر انہوں نے جواب دیا کہ دعا ضرور کرنی چاہیے لیکن میں نے لوگوں سے مسٹر ٹامس کے بارے میں بہت برائیاں سنی ہیں خود بھی ان کا رویہ قریب سے دیکھا ہے۔ اس لیے مجھے فکر ہے کہ شاید وہ اپنے شوہر کے ساتھ خوش نہ رہ سکے۔ لیکن وہ خوبصورت ہے کم عمر ہے شاید حالات کو سنبھال لے اور اس نے شادی بھی تو اپنی امی کی خواہش کے مطابق کی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے اسے اس شادی سے روکنے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہ ہو سکی۔ مسٹر ویسٹن نے جواب دیا کہ یہ اچھی بات ہے کہ آپ نے اپنا فرض نبھایا اگر خدانخواستہ وہ خوش نہیں ہو گی تو اس سلسلے میں آپ کے

اوپر ذمہ داری بالکل بھی نہیں ہو گی۔ کچھ دیر بعد ہم دونوں جدا ہو گئے مگر ایک دو منٹ کے بعد ہی وہ دوبارہ میرے پاس آئے۔ ان کے ہاتھ میں خوبصورت پھول تھے۔ مجھے دیتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہنے لگے کہ مجھے یاد ہے کہ آپ کو پھول بہت اچھے لگتے ہیں۔ کافی دنوں سے میری آپ سے ملاقات نہ ہو سکی آپ کی شاگرد بتا رہی تھی کہ آپ گھر میں بہت زیادہ مصروف ہیں۔ میٹلڈا نے کہا کہ ہاں بالکل ایسے ہی بات تھی مگر میں نے جواب دیا کہ نہیں ان بچیوں کو کوئی ایسی بات نہیں

رات کو اکیلے میں مسٹر ویسٹن کے اچھے رویے اور گفتگو کے بارے میں سوچ رہی تھی ان کی یادوں کے ساتھ دوسرے دن بھی بہت خوش تھی مگر خوشی کہاں ہمیشہ بر قرار رہتی ہے۔ مجھے گھر سے خطوط ملے جس میں ابو جان کی بہت زیادہ خراب صحت کا بتایا گیا تھا۔ مسز مورے کو فوری طور پر اس بارے میں بتایا مگر انہوں نے خود غرضی کے ساتھ کہا کے بعض اوقات صحت اتنی خراب نہیں ہوتی جتنا خط میں لکھ دیا جاتا ہے ویسے ایک دن ہم سب کو ہی مرنا تو ہے۔

میں فوری طور پر گھر پہنچی جہاں پر امی اور بہن نے روتے ہوئے بتایا کہ میرے پیارے ابو جان فوت ہو چکے ہیں۔ ایک طرف تو ہمیں ان کے دنیا سے جانے کا بہت زیادہ افسوس تھا اور دوسری طرف ہمارے حالات بھی بہت خراب تھے۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ اپنا گھر بیچ کر سمندر کے قریب ایک چھوٹا گھر خرید لیں گے جہاں میری امی جان اپنا سکول کھول لیں گی جس سے ان کا گزارہ ہوتا رہے گا۔ امی جان نے مجھے کہا کہ اب مجھے بھی ان کے ساتھ ان کے سکول میں کام شروع کر دینا چاہیے

جہاں انسان پیدا ہوتا ہے زندگی گزارتا ہے اس گھر کو چھوڑ کر ایک نئے گھر میں جانا انسان کو غم زدہ کر دیتا ہے۔ اپنے گھر کو چھوڑتے ہوئے مجھے بھی باقی گھر والوں کے ساتھ افسوس تھا۔

واپس مسز مورے کے پاس گئی انہیں تمام حالات سے آگاہ کیا اور چھ ہفتے مزید وہاں کام کیا۔ دراصل میں مسٹر ویسٹن سے ملنے کی بھی خواہش مند تھی مگر وہ نظر نہ آئے۔ کبھی نظر آتے بھی تو چرچ میں بہت مصروف۔ میں اب سوچنے لگی تھی کہ

کھولنے کا ارادہ رکھتی ہیں جس میں اب میں بھی ان کے ساتھ کام کروں گی۔ وہ کہنے لگے کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ یہاں سے چلی جائیں گی۔ اس کے بعد کچھ دیر خاموشی سے کچھ سوچتے رہے میں نے محسوس کیا کہ میرے جانے کا سن کر وہ بھی کچھ اداس ہو چکے تھے۔ کچھ کہنا چاہتے تھے مگر شاید حالات اجازت نہیں دے رہے تھے۔ باتیں کرتے ہوئے مجھے میرے گھر تک چھوڑنے آئے۔ اگرچہ انہوں نے مجھ سے کسی قسم کا کوئی وعدہ نہیں کیا مگر پھر بھی ان کے اچھے رویے کی وجہ سے میں نے بہت خوشی محسوس کی اور بہت دیر تک ان کے بارے میں سوچتی رہی کہ اگر اس علاقے میں میرا ان کی طرح ایک سچا دوست بھی ہوتا اور مجھے رکنے کا کہتا تو میں رک جاتی۔

اب میں بائیس سال کی ہو چکی تھی پچھلے کچھ دن مشکل میں گزرے تھے مگر میں سوچ رہی تھی کہ شاید ایک اچھی زندگی آگے میرا انتظار کر رہی ہو۔ گھر جانے سے پہلے آخری اتوار کو چرچ میں ان کا خطبہ سنا رونے کو دل چاہ رہا تھا مگر اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ وہ مجھ سے ملے اور خدا حافظ کہا۔ انہوں نے چند سیکنڈ کے لئے میرا ہاتھ تھامے رکھا کہنے لگے کہ آپ جا رہی ہیں اگر دوبارہ ہماری ملاقات ہو گی تو کیا آپ خوش ہوں گی۔ میں نے کہا کہ یقینی طور پر مجھے بہت زیادہ خوشی ہو گی میں رونے والی تھی مگر دوبارہ اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ بعد میں کافی دیر تک ان کی اچھی عادت کے بارے میں سوچتی رہی۔

اپنی امی کے سکول میں پہنچی جو وہ بہت اچھے طریقے سے چلانے لگی تھیں۔ کچھ طالبعلم آ چکے تھے جنہیں میں نے پڑھانا شروع کیا۔ یہ کام پچھلے کام سے تھوڑا مختلف تھا مگر میں بہت خوشی محسوس کر رہی تھی۔ جب بھی فارغ ہوتی مسٹر ویسٹن کے خیالوں میں گم ہو جاتی۔ سوچتی کہ کیا ہماری دوبارہ کبھی ملاقات ہو سکے گی۔ میری خواہش تھی کہ وہ مجھے خط لکھتے یا خود مجھ سے ملنے آ جاتے مگر جب کئی مہینے تک ان کی کوئی خبر نہیں آئی تو مجھے غصہ چڑھنے لگا اور سوچا کہ میں کیوں بے وقوف

بن کر ان کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔ میری امی جان نے بھی میری اداسی کو محسوس کر لیا اور کہنے لگیں کہ تمہیں سیر

ایک دن روزے لی کا خط ملا جو اس نے لیڈی ایش بری کے نام سے لکھا تھا۔ کہہ رہی تھی کہ یہاں اتنے بڑے گھر میں زندگی بہت بور ہے کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے صرف میں اور میرے شوہر ہیں۔ یہاں میرا کوئی دوست بھی نہیں ہے جیسے ہی آپ کی چھٹیاں شروع ہوں تو آپ میرے پاس آجائیں اب ہم دونوں اچھے دوستوں کی طرح ساتھ رہیں گے۔ آپ کے لیے وہ کمرہ ہو گا جس میں بہت زیادہ کتابیں موجود ہوں گی۔ اب میری ایک بیٹی بھی ہے اور یقینی طور پر آپ اس سے مل کر بہت خوش ہوں گی اور آپ اس بچے کی تعلیم و تربیت بھی کر سکتی ہیں تاکہ یہ اپنی امی سے زیادہ تہذیب یافتہ نکلے۔ ترجمہ سید عرفان علی ڈوٹ کوم

میں نے وہاں جانے کی حامی بھر لی مگر اس لیے کہ شاید مسٹر ویسٹن سے بھی ملاقات ہو جائے کیونکہ وہ اس جگہ سے قریب ہی رہتے تھے۔ ایش بی پارک پہنچی تو اتنی خوبصورت جگہ دیکھ کر حیران رہ گئی روزے لی نے میرا بہت گرم جوشی سے استقبال کیا۔ کہنے لگی کہ آپ نے بالکل نہیں سوچا کہ آپ ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتی ہیں یا ایک بہت ہی اعلی جگہ پر آئی ہیں۔ میں دراصل ان چیزوں سے تو حیران نہیں ہوئی تھی مگر یہ دیکھ کر ضرور حیران ہو گئی تھی کہ روزے لی بہت زیادہ تبدیل ہو چکی ہے۔ بہت زیادہ کمزور ہو چکی تھی اور اپنی عمر سے بہت زیادہ بڑی عمر کی لگنے لگی تھی چہرے پر غم اور اداسی نمایاں تھی۔ بچی چھوٹی سی تھی مگر اس پر بالکل توجہ نہ دیتی۔ میرا کمرہ بہت زیادہ آرام دہ تھا مجھے تمام گھر دکھایا گیا جو کہ بہت ہی شاندار تھا۔ روزے لی ان چیزوں کو دیکھ کر بہت فخر محسوس کر رہی تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ان تمام چیزوں کے باوجود وہ خوش نہیں ہے۔ بتانے لگی کہ اس کی امی جان اور چھوٹی بہن دونوں بالکل ٹھیک ہیں خوش ہیں۔ مسٹر ہیٹ فیلڈ کے بارے میں بتانے لگی کہ انہوں نے ایک بڑی عمر کی امیر خاتون سے شادی کر لی ہے۔ مسٹر ویسٹن کے بارے میں بتانے لگی کہ کچھ دن پہلے وہ اس جگہ کو چھوڑ کر جا چکے ہیں کہاں گئے ہیں اس چیز کا کچھ علم نہیں۔ مسٹر ہیٹ فیلڈ کی وجہ

سے ہی چھوڑ کر گئے کیونکہ مسٹر ویسٹن کو لوگ بہت زیادہ پسند کرنے لگے تھے۔ اگرچہ اس نے مجھے بطور دوست بلایا تھا مگر ہم دونوں کو ہی احساس تھا کہ میں ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ روزے لی نے جب اپنے شوہر کے متعلق

ہے آپ نے مجھے اس شادی سے منع کیا تھا۔ میں یہاں پر ایک قیدی کی طرح رہتی ہوں اسے میرا بالکل بھی خیال نہیں۔ مجھے کسی بھی دوسری جگہ جانے کی اجازت نہیں دیتا کہ میں دوسرے مردوں سے تعلقات قائم کرلیتی ہوں اور بہت زیادہ فضول خرچ ہوں۔ اس کا اپنا جو دل چاہتا ہے کرتا ہے۔ شہر جاکر جوئے بازی کرتا ہے دوسری عورتوں سے تعلقات بناتا ہے شراب پیتا ہے۔ بلکہ ہر وقت ہی نشے کی حالت میں رہتا ہے۔ کاش میں نے اس شخص سے شادی نہ کی ہوتی۔ شادی سے پہلے میری زندگی جنت تھی اس شخص نے جہنم بنادی۔ یہ کہنے کے بعد وہ زور زور سے رونے لگی مجھے اس پر بہت ترس آرہا تھا۔ اسے بہت زیادہ تسلی دی کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اسے کہا کہ اسے دوسرے کاموں میں اپنے آپ کو مصروف کر لینا چاہیے۔ اس کی ایک پیاری بچی بھی تو ہے اسے وقت دینا چاہیے۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے بھی خوشی کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق ہے میں نے اسے دوسرے مشوروں کے ساتھ یہ مشورہ بھی دیا کہ اپنی ساس سے تعلقات ہمیشہ بہتر رکھے۔ حالات ایک دن بہت بہتر ہو جائیں گے۔ مگر وہ میری کوئی تجویز کوئی مشورہ سننے کے لئے تیار نہ تھی۔

چند دن کے بعد اس کے بہت زیادہ رکنے کے اصرار کے باوجود میں واپس اپنی امی کے اسکول میں چلی گئی۔ میں جان چکی تھی کہ اس کا گھر تو بہت بڑا تھا مگر وہ خوش نہیں تھی۔ مگر اس نے اس چیز کا انتخاب خود ہی کیا تھا۔

مجھے جب موقع ملتا اپنی امی کے سکول کے قریب سمندر کے پاس چلی جاتی۔ ایک دن سمندر کے قریب ہی موجود تھی تو ایک کتا میرے پاس آگیا میں اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی کیونکہ مسز مورے کے گھر میں میرا پالتو کتا میرے پاس وقت موجود تھا۔ میں نے اسے گود میں اٹھالیا اور پیار کرنے لگی۔ میں نے اس کے مالک کو تلاش کرنے کی کوشش کی تو مسٹر ویسٹن مجھے نظر آئے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بہت حیران بھی تھے اور خوش بھی۔ مجھ سے پوچھا کہ اگر وہ

میرے اسکول میں آئے تو کیا مجھے برا تو نہیں لگے گا۔ انہوں نے بتایا کہ اب وہ ایک اچھی نوکری کر رہے ہیں اور ان کی تنخواہ بھی بہت زیادہ ہے۔ پھر کہنے لگے کہ اب ان کی خواہش ہے کہ ان کی شادی بھی ہو جائے۔ میرا چہرہ سرخ ہو گیا اور

اس دن میں بہت زیادہ خوش تھی۔ اپنی امی کو بتایا کہ ایک پرانے دوست سے آج ملاقات ہوئی بلکہ دو پرانے دوستوں سے۔ ایک تو وہ کتا ہے جس کے بارے میں آپ کو اپنے خطوط میں بھی لکھ کر بتاتی تھی اور دوسرے مسٹر ویسٹن ہیں۔ پھر وہ بھی میرے گھر آ گئے اور کافی دیر تک میری امی جان کے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔ میری امی نے انہیں بہت پسند کیا۔ اس کے بعد تقریباً ہر روز ہمارے پاس آنے لگے۔ مجھے بھی ان کے آنے کا بے چینی سے انتظار رہتا۔

ایک دن انہوں نے مجھے اپنے ساتھ سمندر کے کنارے سیر کرنے کی دعوت دی۔ میری امی جان نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔ سمندر کے کنارے سیر کرتے ہوئے انہوں نے مجھے شادی کی دعوت دے دی۔ میں اپنے آپ کو دنیا کی سب سے خوش نصیب عورت تصور کر رہی تھی مگر پھر اپنی امی کا خیال آیا کہ میں انہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔ وہ کہنے لگے کہ اس موضوع پر آپ کی امی جان سے پہلے ہی بات کر چکا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ رہیں گی مگر انہوں نے منع کر دیا۔ ان کا خیال ہے کہ وہ سکول چلاتے ہوئے خوشی محسوس کرتی ہیں اور آپ کی جگہ وہ کسی دوسری ٹیچر کو وہاں پر رکھ لیں گی۔

چند ہفتوں بعد امی جان نے سکول کے لئے ایک نئی ٹیچر رکھ لی اور میری شادی مسٹر ویسٹن سے ہو گئی۔ ہم دونوں نے ہمیشہ خوشگوار زندگی بسر کی۔

جب کبھی زندگی میں پریشانی بھی آئی تو دونوں نے مل کر اس کا مقابلہ کیا۔ میرے شوہر نے چرچ

WhatsApp

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

Emily Bronte ایملی برونٹے

Wuthering Heights (1847) ودرنگ ہائٹس اردو ترجمہ سید عرفان علی

Anne Bronte این برونٹے

Agnes Grey (1847) ایگنس گرے اردو ترجمہ سید عرفان علی

The Tenant of Wildfell Hall (1848) ٹیننٹ آف وائلڈ فیل ہال اردو ترجمہ سید عرفان علی

Charlotte Bronte شارلٹ برونٹے

Jane Eyre (1846) جین ایئر اردو ترجمہ سید عرفان علی

Villette (1853) وائلٹ اردو ترجمہ سید عرفان علی

Shirley (1849) اردو ترجمہ سید عرفان علی

The Professor (1857) پروفیسر ترجمہ سید عرفان علی

Juvenilia: 1829-1835 اردو ترجمہ سید عرفان علی



جین ایئر شارلٹ برونٹے کے عظیم ناول کا اردو ترجمہ

دو گھنٹے تیس منٹ کی آڈیو بک ڈاؤن لوڈ کریں

وِدرنگ ہائٹس

ایملی برونٹے

سید عرفان علی

ایگنس گرے

این برونٹے

سید عرفان علی

جین ایئر

شارلٹ برونٹے

سید عرفان علی

ٹامس ہارڈی

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ